بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد میں وضو کا پانی گرانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مسجد میں وضو کا پانی گرانے کا کیا حکم ہے؟

جواب

مسجد میں وضو کا پانی یا قطرے گرانا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ اگرچہ ناپاک نہیں ہوتے، لیکن طبعی طور پر گھن والے ہوتے ہیں، اور مسجد کے تقدس کی خاطر مسجد میں کوئی ایسی چیز گرانا بھی جائز نہیں، جو گندی، اور گھن والی ہو، اگرچہ وہ پاک ہی ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔ (القرآن الکریم، پارہ 01، سورۃ البقرۃ، آیت: 125)

حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث میں ہے "امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے، اور انہیں پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ 86، رقم الحدیث 455، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

شارحِ بخاری، علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ عمدۃ القاری میں ایک حدیثِ مبارک سے حاصل ہونے والے فوائد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "فيه تعظيم المساجد عن اثقال البدن وعن القاذورات بالطريق الأولى. وفيه: احترام جهة القبلة. وفيه: إزالة البزاق وغيره من الأقذار من المسجد" یعنی اس حدیث میں مساجد کو جسمانی آلائشوں اور گندگیوں سے پاک رکھنے اور ان کی تعظیم کا حکم بدرجہ اولیٰ موجود ہے۔ نیز اس میں قبلہ کی سمت کا احترام بھی ہے۔ اور اس میں مسجد سے تھوک اور دیگر نجاستوں کو دور کرنے کا بھی حکم ہے۔ (عمدۃ القاری، کتاب الصلوۃ، جلد 4، صفحہ 222، مطبوعہ: کوئٹہ)

بحر الرائق، فتاوی شامی، بدائع الصنائع وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے "ان غسل المعتکف راسه فی المسجد فلا باس به اذا لم یلوث بالماء المستعمل فان کان بحیث یتلوث المسجد یمنع منه لان تنظیف المسجد واجب" یعنی اگر معتکف مسجد میں اپنے سر کو دھوئے اور استعمال شدہ پانی سے مسجد کو آلودہ بھی نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر سر دھونے سے مسجد آلودہ ہوتی ہو تو اُسے سر دھونے سے منع کیا جائے گا، کیونکہ مسجد کو صاف ستھرا رکھنا واجب ہے۔ (البحر الرائق، باب الاعتکاف، جلد 02، صفحہ 530، مطبوعہ: کوئٹہ)

درِ مختار میں ہے "والوضوء الا فیما أعد لذلك" ترجمہ: مسجد میں بنائے گئے وضو خانے کے علاوہ، مسجد میں وضو کرنا مکروہ ہے۔

(قولہ والوضوء) کے تحت فتاوی شامی میں مذکور ہے: "لأن ماءه مستقذر طبعا فیجب تنزیه المسجد عنه، کما یجب تنزیهه عن المخاط والبلغم" ترجمہ: کیونکہ وضو کا پانی طبعاً گندہ ہے تو مسجد کا اس سے بچانا واجب ہے، جیسے رینٹھ اور بلغم سے مسجد کو بچانا واجب ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، جلد 02، صفحہ 525، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 1024، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5080

تاریخ اجراء: 29 ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/15 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net